ہفتہ | 25-جولائی 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 25 جولائی 1998ء 30 ربیع الاول 1419 ہجری 25 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 160

صبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّبرُ عِندَ الصَّدمَۃِ الاُولٰی

اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے (ورنہ انجام کار تو سب رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں) (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دُکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکل کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ اس کے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے اور اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10- ص361)

صبر کے معنے استقلال کے ساتھ بدیوں کا مقابلہ اور نیکیوں کا حصول ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حقیقت یہ ہے کہ دنیا صبر کو بزدلی سمجھتی ہے اور اسی وجہ سے وہ اس نیکی سے محروم رہتی ہے۔ حالانکہ صبر اور بزدلی میں بڑا بھاری فرق ہے۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ وہ امور جن کی شریعت نے حد بندی کر دی ہے۔ ہم اس کے اندر رہیں۔ ورنہ صبر کے یہ معنے نہیں کہ انسان اپنے حقوق چھوڑ دے یا اپنے مقاصد کو نظر انداز کر دے حقیقی صابر اور بزدل میں فرق ہی یہی ہے کہ صابر اس وقت صبر کرتا ہے جب شریعت کہتی ہے کہ صبر کرو۔ لیکن جہاں دین کے وقار اور اعزاز کا سوال آجائے وہ دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ اس جیسا بہادر کوئی نہیں اور اور وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ لیکن بزدل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اس کا صبر شریعت کے احکام کے ماتحت نہیں ہوتا۔ وہ جو رویہ خود بخود اختیار کرتا ہے اس کا نام صبر رکھتا ہے لیکن اس کا انجام ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ صبر نہیں تھا بلکہ بزدلی تھی۔ صبر کے معنے یہ ہیں کہ اگر تمہیں کوئی گالی دے تو تم اسے گالی نہ دو۔ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو تم اس وقت تک ظلم کا جواب نہ دو جب تک شریعت تمہیں جواب دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن صبر کے یہ معنے نہیں کہ تم اپنا دفاع چھوڑ دو اور دین کے معاملہ میں ذلت برداشت کر لو۔ کیونکہ اس طرح بہادری اور دلیری نہیں بلکہ بزدلی پیدا ہو جائے گی اور بزدلی خوبصورتی نہیں بلکہ بدصورتی ہے۔ پس مومن کا کام یہ ہے کہ جہاں اس کی قربانی کی ضرورت ہو وہاں قربانی کرے خواہ ساری دنیا اس کی مخالف ہو۔ اور جہاں شریعت کہے کہ خاموش رہو اور صبر سے کام لو وہاں خاموش رہے۔ مگر اس لئے خاموش نہ رہے کہ دشمن طاقتور ہے اور وہ اس سے ڈرتا ہے بلکہ اس لئے خاموش رہے کہ اس موقعہ پر خاموش رہنے کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے ورنہ جسے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی یہ خیال آتا ہے کہ دشمن طاقتور ہے اس لئے خاموشی اختیار کرنی چاہیئے وہ بزدل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت میں کوئی بزدل انسان شامل ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔

صبر کے معنے یہ ہیں کہ انسان متواتر اور استقلال کے ساتھ ان بدیوں کا مقابلہ کرے جو اس کو اپنی طرف کھینچ رہی ہوں۔ اور ان بدیوں کے مقابلہ کے لئے تیار رہے جو اس کو آئندہ پیش آنے والی ہوں۔ اسی طرح صبر کے ایک معنے یہ ہیں کہ انسان استقلال کے ساتھ ان نیکیوں پر قائم رہے جو اس کو حاصل ہو چکی ہوں اور ان نیکیوں کے حصول کی کوشش کرے جو اس کو ابھی ملی نہیں۔ غرض استقلال کے ساتھ بدیوں کا مقابلہ کرنے۔ استقلال کے ساتھ نیکیوں پر قائم رہنے اور استقلال کے ساتھ آئندہ نیکیوں کے حصول کے لئے کوشش کرنے کا نام صبر ہے۔

دوسرے معنے صبر کے یہ ہیں کہ انسان جزع فزع نہ کرے۔ جب کوئی مصیبت آپڑے تو گھبرائے نہیں اور ہمت نہ ہارے۔ اگر اس کا کوئی عزیز مرتا ہے یا اس کا مال کھویا جاتا ہے۔ یا اسی قسم کا کوئی اور واقعہ پیش آتا ہے تو وہ اس امر کو مد نظر رکھے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کا نہیں بلکہ بطور انعام خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہوا ہے اور صبر سے کام لے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 116-115)

صبر کا عظیم الشان مظاہرہ

حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر کے قلم سے فروری 1892ء کے ایک واقعہ کا تذکرہ۔ تحریر فرماتے ہیں:-

(محبوب رایوں کے مکان واقع منگے منڈی لاہور میں) ایک سائیس سراج الدین..... نور الدین نانبائی کے مکان میں رہا کرتا تھا ایک روز وہ حضرت (بانی سلسلہ) سے ملنے کے بہانے سے آیا اور آکر سامنے بیٹھ گیا جب موقعہ پایا تو اجازت چاہی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں (آپ) نے اجازت دے دی اس پر اس نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں اور اس قدر گالیاں دیں کہ گالیوں کی لغات میں کوئی لفظ اس نے باقی نہ چھوڑا۔ جب ذرا ٹھہر جاتا تو فرماتے سائیں صاحب کچھ اور۔ وہ

پھر بھڑک اٹھتا گالیاں شروع کر دیتا

حضرت ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے رہے اور سنتے رہے اس پر ہمیں بھی جوش پیدا ہوا ہم نے اسے سرزنش کرنے کی کوشش کی مگر (آپ) نے منع فرمایا"

ایک اور روایت مزید یہ ہے کہ جب مغلظات بکنے کے بعد خود ہی خاموش ہو گیا تو حضرت صاحب نے اسے مخاطب کر کے فرمایا:-

"بھائی کچھ اور بھی کہہ لے" اس پر وہ گڑگڑا کر آپ کے پاؤں پر گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا اور کہنے لگا **مجھ سے سخت نادانی ہوئی میں آپ کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا میری توبہ"**

(حیات..... جلد سوم صفحہ 249-250 مولفہ حضرت عرفانی الکبیر سابق ایڈیٹر الحکم" قادیان مطبوعہ اسلامی پریس حیدر آباد دکن۔ اشاعت اگست 1952ء)

ہر احمدی وقفِ عارضی کرے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(الفضل 27- اگست 69ء ص 5)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

25 وفا 1377 ھش — 25 جولائی 1998ء

اس دور کا معجزہ

جماعت احمدیہ بھی عجیب کیف و جذب کے عالم میں زندگی گزار رہی ہے۔ ایک طرف عسر کا دور ہے۔ مشکلات و مصائب کی بھرمار ہے یوں لگتا ہے زندگی کے چشمے خشک ہو گئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یسر کا دور بھی جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں اس شدت کے ساتھ مسلسل نازل ہو رہی ہیں کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔

انہی نشانوں میں سے ایک جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ بھی ہے۔ جو کہنے کو تو ایک ملک کا جلسہ ہے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود کی بنا پر عالمی جلسہ بن گیا ہے۔

یہ جلسہ اس پہلو سے بھی امتیازی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے اکثر پروگرام سیٹلائٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر کئے جاتے ہیں۔ اور جسمانی طور پر شامل نہ ہو سکنے والے بھی اپنے آپ کو اس جلسہ میں شریک پاتے ہیں۔ حضور کے خطبات' دعائیں عالمی بیعت' عالمی نعرے غرضیکہ سب کچھ ہی دنیا کی نظروں میں انوکھا اور عجیب ہے۔ اور حقیقت میں اسے اس دور کا معجزہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔

جلسہ کے لئے حضرت مسیح موعود نے بہت دعائیں کی ہیں ہم اس جلسہ کے لئے رخت سفر باندھنے والے تمام احباب کو ان دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔ ان دعاؤں کے جلو میں وہ جائیں اور دعاؤں کی چھتری تلے وہ واپس آئیں۔

اس جلسہ کے پروگرام الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور دیگر ذرائع سے بھی احباب جماعت تک پہنچ رہے ہیں ہم تمام احباب کو یہ یاددہانی کرانا چاہتے ہیں کہ یہ زندگی کا چشمہ ایک دفعہ پھر آپ کے گھر کے دروازے پر نہیں گھر کے اندر داخل ہونے کو ہے۔ چند قدم اٹھایئے ٹیلی ویژن کا بٹن دبایئے یہ انوار آپ کے گھر کو منور کر دیں گے۔

اور اگر کسی وجہ سے آپ کو گھر کے اندر یہ سہولت میسر نہیں تو ابھی سے قریب ترین مقام کا انتخاب کر کے پروگرام بنا لیں۔

اپنے تمام پروگرام اس جلسہ کے پروگراموں کے مطابق اس طرح ڈھال لیں گویا کہ آپ اس جلسہ میں حاضر ہیں۔ اپنے افراد خانہ' اہل و عیال' عزیزوں' دوستوں سب کی موجودگی سے اسے مزید پر رونق بنائیں اور آخری بات یہ کہ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہیں۔ کہ یہ جلسہ پہلے سے بڑھ کر معجزانہ رنگ اختیار کر جائے اور ہماری ابدی خوشیوں میں اضافہ کرنے والا ہو۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولا ہمیں سرکار کے پاس

عبیداللہ علیم

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 1998ء

براہ راست نشر ہونے والے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انگلستان 31۔ جولائی تا 2۔ اگست 1998ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ایم ٹی اے سے جو پروگرام براہ راست نشر کئے جائیں گے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمعہ 31۔ جولائی 1998ء

4-15	سہ پہر	تلاوت قرآن کریم
4-30	سہ پہر	درس ملفوظات (جلسہ سالانہ کے بارے)
4-35	سہ پہر	اسلام آباد سے براہ راست انٹرویوز
4-50	سہ پہر	درود و سلام (جلسہ گاہ کے براہ راست مناظر کے ساتھ)
5-00	سہ پہر	خطبہ جمعۃ المبارک
6-00	شام	جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کا معائنہ اور افتتاح (ریکارڈنگ 98-7-26)
7-25	شام	لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
7-30	"	افتتاحی اجلاس جلسہ UK تلاوت۔ نظم اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

ہفتہ یکم اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-15	دوپہر	تقریر مکرم ابراہیم صاحب (انگریزی)
2-40	دوپہر	تقریر مکرم زاہد خان صاحب "
3-05	سہ پہر	تقریر مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (اردو)
3-35	سہ پہر	اردو نظم
3-40	سہ پہر	اعلانات
3-45	سہ پہر	حضور انور کا خواتین سے خطاب
6-10	شام	فرنچ۔ بنگالی' عربی اور ترکی احباب سے براہ راست انٹرویوز
7-00	شام	انتظامیہ جلسہ سالانہ' مہمانان خصوصی اور نمائندگان سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	تلاوت قرآن کریم اور نظم
8-30	رات	حضور انور کا دوسرے دن کا خطاب

اتوار 2۔ اگست 1998ء

2-00	دوپہر	تلاوت قرآن کریم
2-20	دوپہر	تقریر مکرم رشید صاحب (انگریزی)
2-45	دوپہر	تقریر امیر صاحب انگلستان (انگریزی)
3-15	سہ پہر	انٹرنیشنل مجلس سوال و جواب از حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
5-00	سہ پہر	عالمی بیعت
6-10	شام	فرنچ' بنگالی' عربی' ترکی' سپینش احباب سے براہ راست انٹرویوز
8-00	رات	اختتامی اجلاس۔ تلاوت نظم
8-20	رات	حضور انور کا اختتامی خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز دعا اور دین کا مغز ہے

قیامِ نماز کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

صلوۃ اصل میں آگ میں پڑنے اور محبت الٰہی اور خوف الٰہی کی آگ میں پڑ کر اپنے آپ سے جل جانے اور ماسوی اللہ کو جلا دینے کا نام ہے اور اس حالت کا نام ہے کہ صرف خدا ہی خدا اس کی نظر میں رہ جاوے اور انسان اس حالت تک ترقی کر جاوے کہ خدا کے بلائے سے بولے اور خدا کے چلانے سے چلے۔ اس کی کل حرکات اور سکنات۔ اس کا فعل اور ترک فعل سب اللہ ہی کی مرضی کے مطابق ہو جاوے۔ خودی دور ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 314)

صلوٰۃ اس تعظیم اور عبادت کا نام ہے جو زبان۔ دل اور اعضاء کے اتفاق سے ادا کی جائے۔ کیونکہ ایک منافق کی نماز جو کہ ریا اور دکھلاوے کی غرض سے ادا کی گئی ہو نماز نہیں ہے۔ نماز بھی ایک تعظیم ہے جس کا تعلق بدن سے ہے۔ بدن کا بڑا حصہ دل اور دماغ ہیں۔ چونکہ زبان نماز کے الفاظ ادا کرنے میں اور دل و دماغ اس کے مطالب و معانی میں غور کر کے توجہ الی اللہ کرنے میں اور ظاہری اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم کے ادا کرنے میں شریک ہوتے ہیں اور ان سب کے مجموعہ کا نام بدن یا جسم ہے۔ اس لئے بدنی عبادت کا نام صلوٰۃ ٹھہرا۔ دل و دماغ خدا کی بزرگی اور حق سبحانہ' کی عظمت کا جوش پیدا کرتے ہیں۔ بذریعہ اس کے انعامات اور حسن واحسان میں غور کرنے کے اور پھر اس جوش کا اثر زبان پر یوں ظاہر ہوتا ہے کہ زبان کلمات تعریف اور ستائش کہنے شروع کر دیتی ہے اور پھر اس کا اثر اعضاء اور ظاہری جوارح پر پڑتا ہے اور ادب و تعظیم کے لئے کمربستہ ہونا۔ رکوع کرنا۔ سجود کرنا۔ وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم بجالاتے ہیں۔

(الحکم جلد 12 نمبر 25- 16- اپریل 1908ء)

تعلق باللہ کا ذریعہ انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں۔ کھڑی نہیں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے یقرء ون نہیں فرمایا بلکہ یقیمون فرمایا یعنی جو حق ہے اس کے ادا کرنے کا۔ سنو ہر ایک چیز کی علت غائی ہوتی ہے۔ اگر اس سے رہ جاوے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے مثلاً ایک بیل جو قلبہ رانی کے واسطے خرید ا گیا ہے اپنے منصب پر اس وقت قائم سمجھا جاوے گا۔ جب وہ کر کے دکھاوے۔ لیکن اگر اس کی غرض وغایت کھانے پینے ہی تک محدود رہے تو وہ اپنی علت نمائی سے دور ہے اور اس قابل ہے کہ ذبح کیا جاوے۔ اسی طرح یقیمون الصلوٰۃ میں لوازم الصلوٰۃ معراج ہے اور یہ وہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق شروع ہوتا ہے۔ مکاشفات اور رویاء صالحہ آتے ہیں۔ لوگوں سے انقطاع ہوتا جاتا ہے اور خدا کی طرف ایک تعلق پیدا ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ تبتّل تام ہو کر خدا میں جا ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 432)

نماز بمنزلہ غذا متقی کی دوسری صفت یہ ہے۔ یقیمون الصلوٰۃ یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ متقی سے جیسا ہو سکتا ہے۔ نماز کھڑی کرتا ہے یعنی کبھی اس کی نماز گر پڑتی ہے پھر اسے کھڑا کرتا ہے یعنی متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں۔ جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج ہوتے ہیں اور نماز کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن یہ نفس کی اس کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ کبھی نماز گرتی ہے مگر پھر اسے کھڑا کرتا ہے اور یہی حالت اس کی رہتی ہے کہ وہ تکلف اور کوشش سے بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کرتا ہے۔ اس کی ہدایت کیا ہوتی ہے۔ اس وقت بجائے یقیمون الصلوٰۃ کے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اس کشمکش اور وساوس کی زندگی سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس غیب کے ذریعہ انہیں وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی نسبت فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کے لئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے اور نماز میں ان کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے۔ جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور خوب سیر ہو کر حظ حاصل کرتا ہے یا سخت بھوک کی حالت ہو اور اسے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا خوش ذائقہ کھانا مل جاوے۔ جس کو کھا کر وہ بہت ہی خوش ہوتا ہے۔ یہی حالت پھر نماز میں ہو جاتی ہے اور وہ نماز اس کے لئے ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے۔ جس کے بغیر وہ سخت کرب اور اضطراب محسوس کرتا ہے لیکن نماز کے ادا کرنے سے اس کے دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ جس کو ہر شخص نہیں پا سکتا۔ اور نہ الفاظ میں یہ لذت بیان ہو سکتی ہے اور انسان ترقی کر کے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت ہو جاتی ہے اور اس کو نماز کے کھڑا کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اس لئے کہ وہ نماز اس کی کھڑی ہی ہوتی ہے اور ہر وقت کھڑی ہی رہتی ہے۔ اس میں ایک طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوتی ہے۔ انسان پر ایسی حالت آتی ہے کہ اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کا رنگ رکھتی ہے۔ اس میں کوئی تکلف اور بناوٹ نہیں ہوتی۔ جس طرح پر حیوانات اور دوسرے انسان ماکولات اور مشروبات اور دوسری شہوات میں لذت اٹھاتے ہیں اس سے بہت بڑھ چڑھ کر وہ مومن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لئے کہ نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔

اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ راست باز' ابدال۔ قطب گزرے ہیں انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکشِ نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 309- 310)

نماز کی کیفیت انسانی سعی اور کوشش نماز کے ادا کرنے میں اس سے زیادہ کیا کر سکتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے پاک اور صاف ہو کر اور نفیٔ خطرات کر کے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا حضرت عزت اور توبہ واستغفار اور دعا اور درود ہیں۔ وہ دلی جوش سے صادر ہوں۔ لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے گویا وہ خدا کو دیکھ لے اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔

پس آیت کے یہ معنی ہیں کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں اس لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا یعنی جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہیں کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی۔ جو ان کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہو گا کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور جہاں تک ان سے ہو سکا اس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے غرض نماز کے متعلق جس زائد ہدایت کا وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آجائے کہ انسان کی آنکھ اپنے محبوب حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے اور ایک خارق عادت کیفیت مشاہدہ جمال باری کی میسر آجائے۔ جو لذات روحانیہ سے سراسر معمور ہو اور دنیوی رذائل اور انواع و اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سماعی سے دل کو متنفر کر دے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 138- 139)

باجماعت نماز ادا کرنے میں حکمت نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عید گاہ میں جمع ہوں۔ اور کل زمین کے (لوگ) سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(لیکچر لدھیانہ بحوالہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281- 282)

☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود کے اہل خانہ اور پابندی نماز

1906ء میں ایک متدیّن خاتون۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب۔ اپنے والدین اور سسرال والوں کے ساتھ قادیان آئیں۔ واپسی پر اس خاتون نے اپنے قلبی تاثرات و جذبات لکھے جو اخبار الحکم قادیان (24۔ ستمبر 1906ء ص 10) میں شائع ہوئے۔ موصوفہ نے لکھا:۔

"اب سنئے مرزا صاحب کے ہاں دینداری کا کیا حال ہے نماز کے اوقات' خاص کر قابل دید تھے۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیا مرد کیا عورت بڑے خشوع و خضوع سے سربسجود نظر آتے تھے قادیان میں سوائے (کلام اللہ) اور نماز پڑھنے کے کوئی دوسرا کام ہی نہیں...... میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ مرزا صاحب کے گھر کی دینداری بے نظیر ہے میں (اماں جان) کی نماز کا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ان کے پاس کھڑی تھی اس نے دیکھا کہ

آپ زار زار رو رہی ہیں اور منہ کے آگے دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو گیا مگر جھٹ دوپٹہ کا وہ پلہ پیچھے کر لیا کہ مبادا ریا نہ پایا جاوے اور اس خشوع خضوع سے نماز ادا کی کہ ہم حیران ہو گئیں.....

میرا مشاہدہ بتلاتا ہے کہ......وہ مجسم رحم اور حلم کی تصویر ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد السمیع خان

ایم ٹی اے کے امتیازات

آسمانی پیشگوئیوں کی روشنی میں اور قدرت ثانیہ کی نگرانی میں قائم ہونے والا ٹیلی ویژن عام ٹی وی سٹیشنوں سے بالکل ممتاز اور انوکھی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے چند امتیازات درج ذیل ہیں۔

دینِ حق کی نمائندگی

○ ایم ٹی اے کا سب سے منفرد اور پائیدار امتیاز یہ ہے کہ یہ خدا اور دین حق کے پیغام کا ہی نمائندہ ہے۔ اس کے تمام پروگرام شریعت حقہ کی روشنی میں ترتیب دیئے جاتے ہیں اور اس کا حقیقی مقصود عالم انسانیت کی دینی اور اخلاقی فلاح و بہبود کا سامان کرنا ہے۔

آسمانی رہنمائی

○ یہ وہ واحد ٹیلیویژن نظام ہے جس کو خدا کے ایک برگزیدہ کی رہنمائی حاصل ہے جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور فیصلے کرتا ہے وہ ایسا وجود ہے جو نیکی اور بدی کے احساس کے ساتھ انسانی نفسیات کا پورا شعور رکھتا ہے اور اس کی روشنی میں انسان کو راہ ہدایت دکھاتا ہے۔

عالمی حیثیت

○ یہ وہ نشریاتی ادارہ ہے جو اپنی عالمی حیثیت کی وجہ سے ممتاز ہے وہ پانچ مواصلاتی سیاروں کے ذریعہ زمین کے ہر خطہ کے لئے نشریات پیش کرتا ہے۔ اور اس کے سامعین دنیا کی ہر سر زمین میں موجود ہیں۔ جن کا اس ٹی وی کے ساتھ جذباتی اور قلبی تعلق ہے۔

عالمگیر شاخیں

○ اس کی عالمگیر حیثیت صرف اس لئے نہیں کہ اس کے سامعین کل عالم میں بکھرے ہوئے ہیں بلکہ اس لئے بھی ہے کہ اس کے کارکنان اور منتظمین تمام دنیا میں موجود ہیں۔ اس کے لئے پروگرام تیار کرنا صرف لندن مرکز کا کام نہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدی انفرادی اور اجتماعی طور پر پروگرام بھجواتے ہیں۔ اور یہ سارا کام رضاکارانہ طور پر ہو رہا ہے۔ ایم ٹی اے کا ایک بھی تنخواہ دار ملازم نہیں بلکہ سب لوگ طوعی خدمت کے طور پر اپنی صلاحیتیں پیش کرتے ہیں۔ اور جماعت ان سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ اس لئے ایم ٹی اے کسی ایک ملک کا نہیں ہر قوم اور وطن کا ٹی وی ہے۔ اس کی ایک شاخ ایم ٹی اے بنگلہ دیش ہے تو دوسری ایم ٹی اے جرمنی اور تیسری ایم ٹی اے امریکہ اور روس اور اس طرح یہ شاخ در شاخ پھیل کر پھر مرکز وحدت پر اکٹھا ہو جاتا ہے ہر قوم اپنی زبان میں اپنے پروگرام پیش کر رہی ہے۔ اسی طرح ایک دن آئے گا کہ ایم ٹی اے دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں پروگرام پیش کرنے والا ادارہ ہو گا۔

تراجم

○ جیسا کہ امام مہدی کے منادی کے متعلق پیش گوئیاں تھیں اس ٹیلیویژن کے پروگراموں کے تراجم دیگر زبانوں میں بھی کئے جاتے ہیں۔ اور گو ابھی ان زبانوں کی تعداد کم ہے تاہم مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اور جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ نئی نئی زبانیں شامل ہو رہی ہیں۔ اور ایک وقت آئے گا۔ کہ دنیا کی تمام معروف زبانوں میں اس کے تراجم ہوں گے۔ اور یہ بھی اس کی عالمی حیثیت کا واضح نشان ہے۔

سچائی پر مبنی ہے

○ اس ٹی وی کی ایک سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ اس کی بنیاد خالص سچائی پر ہے۔ اور جھوٹ کا ذرہ بھی دخل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے تمام پروگرام جن میں اداکاری اور تصنع ہوتا ہے۔ وہ اس کے لئے مکمل طور پر منع ہیں۔ اور ہر قسم کی لغویات اس سے کوسوں دور ہیں۔ اس لئے ایم ٹی اے کے تمام پروگرام فطرت اور سچائی سے عبارت ہیں اور سچائی سے محبت کرنے والوں کے لئے بے پناہ کشش رکھتے ہیں۔

ایم ٹی اے کے کئی سامعین کو صرف اس کی سچائی اور بے تکلفی سے ہدایت نصیب ہوتی ہے ایک خاتون کا واقعہ بیان کرتے حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"ایک عرب عورت نے ایک خبر پڑھنے والے کو اس طرح دیکھا کہ اس نے ایک پاؤں موٹر کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ ایک باہر تھا تو مجھے احتجاج کا خط لکھا ابھی وہ احمدی نہیں ہوئی تھیں۔ اب خدا کے فضل سے مخلص احمدی بن چکی ہیں۔ اس نے کہا مجھے تو آپ کے پروگراموں سے محبت اس لئے تھی کہ محض سچ ہے۔ اس میں کوئی بھی اداکاری نہیں۔ جب آپ کھانا کھا رہے ہوتے ہیں جب بیٹھے ہوئے بچوں میں باتیں کرتے ہیں مجال ہے جو کوئی مصنوعی بات بھی آپ کے چہرے مہرے۔ آپ کی زبان اور ان بچوں کے چہرے مہرے اور زبان پر ہو۔ جو آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوتے ہیں۔ کہتی ہیں میں تو Fascinate ہو جاتی ہوں۔ اور ان باتوں سے کہ شکر ہے خدا کا کہ ایک ٹی وی ایسا تو ہے جو سچ پر مبنی ہے۔ کہتی ہیں جب میں نے اس خبریں پڑھنے والے کو دیکھا جو مصنوعی اداکاروں کی نقل کر رہا ہے۔ اور اپنی طرف سے خبروں کا معیار بڑھا رہا ہے۔ تو اسی وقت میرا دل بے قرار ہو گیا۔ میں نے کہا ابھی آپ کو لکھتی ہوں۔ کہ خبروں کا معیار بڑھا نہیں رہا گرا رہا ہے۔ آپ کی خبروں کا معیار تو سچائی سے اونچا ہے۔ آپ کی ٹیلیویژن کا تو لطف ہی یہی ہے کہ اس میں کوئی اداکاری کا دخل نہیں۔ پس جوں جوں آپ سچ کی خدمت کریں گے۔ ذوق بڑھائیں گے۔ ایم ٹی اے کو اللہ تعالیٰ نئی وسعتیں عطا فرمائے گا۔ نئے افق عطا فرمائے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 9۔ اگست 96ء)

میک اپ سے پاک

○ ہر ٹیلیویژن کا ایک بہت اہم شعبہ میک اپ ہوتا ہے۔ جن میں لوگوں کو سجا سنوار کر حسب ضرورت پیش کیا جاتا ہے۔ اور بیسیوں افراد اس شعبے میں کام کرتے ہیں۔ اور لاکھوں روپے کے بجٹ خرچ کئے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے لیکن احمدیہ ٹیلی ویژن میک اپ وغیرہ سے کلی طور پر پاک ہے۔

عریانی سے مبرّا ہے

○ دنیا کا کوئی بھی ٹیلی ویژن عورت کے بغیر جاری رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور مسلسل زیادہ سے زیادہ عریانی گھیرتی جا رہی ہے۔ اور شریف گھرانوں کے لئے ٹی وی کے آگے بیٹھنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ مگر ایم ٹی اے واحد ٹیلی ویژن ہے جس پر احمدی عورتیں اپنے پروگرام پیش کرتی ہیں۔ مگر پردہ کی رعایت کے ساتھ اور حیاء سے جھکی نگاہوں کے ساتھ۔

یہ پروگرام نہ صرف عورتوں کی تعلیم و تربیت میں ممد ہو رہے ہیں بلکہ دیکھنے والوں میں بھی حیاء اور شائستگی کو فروغ مل رہا ہے اور معزز گھرانے اطمینان کے ساتھ یہ پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔

اعلیٰ ذوق کی ترویج

○ جب جھوٹ اور لغویات پر پابندی ہو تو اس کے نتیجہ میں لازماً نیکی اور حسن کا پہلو جلوہ گر ہو گا۔ چنانچہ ایم ٹی اے بگڑے ہوئے مزاجوں کی درستی کر کے اعلیٰ ذوق کی ترویج کرتا ہے۔ یہ ہر ایک بدی کے نعم البدل کے طور پر حسن کے بیج بو کر اس کی نشوونما کرتا ہے۔ مثلاً ہیجان پیدا کرنے والی موسیقی کے متبادل یہ روح میں مسرت پیدا کرنے والے اعلیٰ نغمات پیش کرتا ہے۔ جس میں خدا کی توحید رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور اعلیٰ اخلاق کے پیغام سجے ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد ٹی وی ہے جو موسیقی کے بغیر چل رہا ہے۔ اس بارہ میں حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"چند دن ہوئے مجھ کو ایک جگہ سے یہ اطلاع ملی کہ ہمارے بچے تو ایم ٹی اے میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اس لئے ایم ٹی اے کو ایسا بنائیں کہ وہ اس میں دلچسپی لینے لگیں۔ میں ان کو لکھوا رہا ہوں۔ کہ آپ وہ ٹیلیویژن کیوں نہیں دکھاتے۔ جس میں ان کو دلچسپی ہے ہمارے ٹیلیویژن کو ویسے کیوں بنوا رہے ہو۔ جس میں ان کو دلچسپی ہے۔ وہ گندگی کے پروگرام ہیں۔ وہ جنوں بھوتوں کے پروگرام ہیں۔ وہ آفتوں کے۔ ڈائنوں کے۔ بلاؤں کے پروگرام ہیں۔ خوفناک وجود جو آسمان سے اتر رہے ہیں۔ دنیا کے وجود کچھ ان کے مقابلے کر رہے ہیں۔ فرضی کہانیاں جھوٹے قصے۔ آپ نے ان کے مذاق بگاڑ دیئے ہیں۔ تو ہم کیوں اپنے ٹیلیویژن کو بگاڑیں۔ ان کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہو گی۔ پس وہ حسن کو برا دیکھ رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو اس حد تک دنیا کے گندے ذوق سے لذت اندوز ہونے کی چھٹی دے رکھی تھی اب ذوق بگڑ رہے ہیں۔ اور ہمیں کہتے ہیں ہم اپنا مزاج ان کی خاطر بگاڑ دیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ آپ کے بچوں کا جو مزاج ہے وہ آپ نے بگاڑا ہے۔ آپ کا یہ حق نہیں کہ ہمارا مزاج بھی بگاڑیں۔ آپ اور ہم جو سچا مزاج اور سچائی کی محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں اس لئے کہ آپ کے بچوں کو دلچسپی نہیں ہم یہ بات چھوڑ دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ اچھی باتوں میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ تو آپ کی آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے آپ کی نسلیں ضائع ہو جائیں گی۔ کوئی ان کو سنبھال نہیں سکتا۔ اس لئے اول تو یہ بھی ایک متکبرانہ بات ہے کہ جی ہمارے بچے تو اونچے ہیں آپ کے ٹیلی ویژن سے۔ اونچے وونچے کوئی نہیں ہیں۔ بگڑے ہوئے ہیں۔ نیچے ہیں۔ اور آپ ان کو اونچا اٹھائیں گے۔ تو وہ اٹھ جائیں گے۔ کچھ دیر ساتھ بیٹھ کر بعض پروگرام دکھائیں۔ تو انکے اندر دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ آپ کے مزاج بگڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے بچوں کے بگڑے ہیں۔ اور بچوں کے جلدی سنبھلیں گے۔ آپ کی نسبت زیادہ جلدی اصلاح پذیر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اکثر اگر سو فیصد نہیں تو اکثر صورتوں میں ماں باپ یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے بچوں نے تو مصیبت ڈالی ہوئی ہے اور کوئی ٹیلیویژن دیکھنے ہی نہیں دیتے۔ ایک ماں ڈیڑھ سال کا بچہ لے کر آئی۔ کہ یہ تو جب بھی ٹیلیویژن آن ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ٹی وی دکھاؤ۔ بول بھی نہیں سکتا۔ اشارہ کرتا ہے میری طرف کہ جس میں وہ آتا ہے اور دوسرا ٹیلیویژن دیکھیں تو رونے لگ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ نے بچے پکڑ لئے ہیں اب اللہ کے فضل سے جماعت کے۔ تو اگر آپ کو وہم ہے کہ آپ ان کی تربیت کریں گے۔ اب بچے آپ کی تربیت کریں گے۔ مگر یہ باتیں جو ہیں یہ درست نہیں ہیں۔ کہ یہ چھوٹی چیزیں ہیں۔ ہم اعلیٰ درجہ کے ملک کے اعلیٰ ٹیلیویژن دیکھنے والے لوگ ہیں۔ ہمارے جیسے دکھاؤ۔ تو میں نے کہا کہ پھر تم اپنے پروگرام بناؤ اور اپنے ٹیلیویژن بھی بنا لو ساتھ ہی۔ ایسے پروگرام بناؤ گے جو سب کی اصلاح کے لئے ہوں۔ اور سچائی پر مبنی ہوں۔ ان میں لغو باتیں اور جھوٹے انداز نہ ہوں تو پھر ہمیں دو ہم بنا بنا کر تمہیں بھی دکھائیں گے۔ دنیا کو بھی دکھائیں گے۔ لیکن بگڑے ہوئے ذوق کی ہم متابعت کبھی کسی صورت میں نہیں کر سکتے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3۔ جنوری 97ء)

اخراجات طوعی چندوں سے

○ اس عالمی ٹیلیویژن کو چلانے کے لئے لکھو کھہا ڈالرز کی ضرورت ہے اور وسیع اور مستحکم مالی اداروں اور حکومتوں کے تعاون کے بغیر ٹیلی ویژن چند گھنٹوں کے لئے بھی چلانا مشکل ہے۔ مگر یہ ایک ٹی وی ہے جو سوائے خدا کے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید منصور احمد بشیر

ماحولیاتی آلودگی اور ہمارے فرائض

آج کے زمانہ میں روحانی اور اخلاقی بے راہ روی دنیا کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اس روحانی اور اخلاقی فقدان نے جن بڑی بڑی عالمی مشکلات کو جنم دیا ہے ان میں ماحولیاتی آلودگی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی گندگی نے آج بلاواسطہ یا بالواسطہ دنیا کے ہر شخص کو کئی قسم کی تکالیف اور الجھنوں میں ڈال دیا ہے۔ دنیا کا ہر ملک اور سوسائٹی خواہ اس کا تعلق مشرق سے ہو یا مغرب سے۔ ترقی یافتہ ممالک سے ہو یا تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک سے اس مسئلہ نے اس پر شدید منفی اثرات ڈالے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی نے انسانی زندگی کے لئے سب سے ضروری چیزوں یعنی ہوا، پانی اور زمین کو انسان کے لئے آہستہ آہستہ ناقابل استعمال بلکہ بعض صورتوں اور بعض علاقوں میں انتہائی مضر بھی بنا دیا ہے۔ یہ ماحولیاتی آلودگی زیادہ تر ان لاکھوں کارخانوں اور ذرائع رسل رسائل کے ان گنت یونٹس یعنی بحری و ہوائی جہازوں، بسوں، ٹرکوں سے نکلنے والے دھوئیں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا ذریعہ گرین ہاؤسز سے نکلنے والی خطرناک گیسز اور کارخانوں کی وہ زائد چیزیں ہیں جو اصل مصنوعات کے علاوہ باقی رہ جاتی ہیں۔ ان اشیاء یعنی دھوئیں، زہریلی گیسز اور Waste Products یعنی کارخانوں کے زائد بچ رہنے والے مادہ کے مضر اثرات کو ختم کرنے کے لئے جو خرچ آتا ہے اس کے لئے ان عظیم کارخانوں، گرین ہاؤسز اور ذرائع رسل رسائل کے ارب پتی اور کروڑ پتی مالک تیار نہیں۔ نہ ہی حکومتوں کے کرتا دھرتا اپنی مخصوص مصلحتوں کے پیش نظر اپنے بے انتہا وسائل اور اموال میں سے مناسب حصہ اس خطرناک عالمی مسئلہ کے حل کی خاطر ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ تو دراصل یہ مسئلہ اس لالچ، طمع، خود غرضی، بے حسی اور نفانفسی کا پیدا کردہ ہے جو اس دور کا طرہ امتیاز ہے۔

دین حق کی رہنمائی

اس مضمون میں اس بات کو پیش نظر رکھا گیا کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے دین حق نے ہماری کیا راہنمائی کی ہے۔ اور کون سے موثر ذرائع اس مقصد کے لئے تجویز کئے ہیں۔ جہاں تک اس مسئلہ کے حل کا تعلق ہے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو پراگندگی اس ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ دور کی جائے۔ اور دوسرے اس پراگندگی اور آلودگی کے ذمہ دار عناصر مثلاً دھوئیں اور زہریلی گیسوں وغیرہ کی مزید پیدائش کو روکا جائے۔ ان سطور میں صرف اول الذکر پہلو کو لیا گیا ہے۔

درختوں کی افزائش

موجودہ ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ ساری دنیا میں زیادہ سے زیادہ درخت اور جنگلات اگائے جائیں نیز سرسبزی میں اضافہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ درخت اور سرسبزی دھوئیں وغیرہ سے پیدا شدہ زہریلی گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ کو انسانی صحت کے لئے انتہائی نافع اور انتہائی ضروری گیس آکسیجن میں تبدیل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے جو گرمی میں شدت آ گئی ہے اور جس سے کئی قسم کی بیماریاں اور مشکلات انسانیت کے لئے پیدا ہو گئی ہیں اسے یہ درخت دور کرتے ہیں نیز ان کے پتے ہوا میں نمی خارج کر کے بارش کا موجب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ماہرین کہتے ہیں کہ صرف دس درختوں سے ایک ٹن وزن والے ایئر کنڈیشنر کے برابر ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ اس مضمون میں کلام الٰہی اور اقوال رسولؐ میں سے ان امور کو پیش کیا گیا ہے جو ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت، باغات، جنگلات اور سرسبزی پیدا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

کلام الٰہی میں اہل ایمان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے خالق کی طرف سے دیئے گئے لائحہ عمل یعنی شریعت پر عمل کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے تو انہیں جنت یعنی کثیر درختوں والے باغ میں جگہ دی جائے گی اس لفظ جنت میں ہمارے لئے پیغام تھا کہ اخروی جنت کے علاوہ اس دنیا میں بھی باغات ہی انسان کی حقیقی راحت کا موجب ہو سکتے ہیں اور ایک وقت دنیا پر ایسا بھی آئے گا کہ انسان مصنوعی چیزوں اور عمارتوں وغیرہ کی چکاچوند دیکھ کر اور ان کے عارضی فائدہ سے دھوکا کھا کر یہ خیال کرنے لگ جائے گا کہ یہ چیزیں درختوں کی بجائے جو خدا نے اس کے لئے اگائے ہیں زیادہ راحت بخش ہیں اور اسی بنا پر درختوں کے اگانے سے لاپرواہ ہو جائے گا۔ تب ایک عرصہ کے بعد اسے معلوم ہو گا کہ درختوں کے بغیر یہی چیزیں اس دنیا کو جہنم کا موجب بنا رہی ہیں اس وقت اسے اس خدائی پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہو گی دوسرے الفاظ میں کلام الٰہی نے ہمیں بتایا تھا کہ یہ دنیا اسی وقت تک پاک و صاف آرام دہ اور قابل سکونت مقام رہے گی جب تک اس کے باسی درختوں کی طرف خاص توجہ دیں گے جو انہیں فطرت کے قریب رکھتے اور کئی ایک دوسرے فطرت کے انعامات مثلاً پھل اور بارش اور اسی طرح کی دوسری اچھی چیزیں مہیا کرنے کا باعث ہوتے ہیں لیکن اگر وہ درختوں کو غیر ضروری سمجھ کر سہل پسندی کی وجہ سے انہیں اگانے پر جو محنت کرنی پڑتی ہے اس سے بچیں گے تو پھر انہیں بے شمار مصیبتوں کی صورت میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اس کی وجہ سے وہ نہ صرف پھل اور بارش کے پاک و صاف پانی جیسی فطرت کی بنیادی نعمتوں سے محروم ہو جائیں گے بلکہ اور بھی بہت سی اچھی چیزوں سے محروم ہو کر ایک نہایت بری صورت حال سے انہیں واسطہ پڑے گا۔ جس سے ان کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں دنیا میں کسی کو درختوں اور جنگلات کی سائنسی افادیت کا اس طرح علم نہیں تھا جس طرح اب ہے پھر بھی آپ نے نہایت موثر رنگ میں اس طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اور جنت کے متعلق مذکورہ بالا بیان کی عملی تشریح کی اس ضمن میں آپ کے مندرجہ ذیل اقوال قابل غور ہیں۔

آپ نے فرمایا جو شخص بھی کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اور پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو یہ کھیتی اور درخت اس کے لئے ثواب کا موجب بن جائے گا۔

(بخاری کتاب الحرث والزراعۃ)

اسی طرح بنجر زمین آباد کرنے کی بھی مسلسل ترغیب دی گئی ہے۔

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو یونہی مفت زمین دے دے تو یہ عمل اس کا محصول لینے سے بہتر ہے۔ مقصد یہ ہے اس طرح زیادہ سے زیادہ زمین آباد ہو۔ اور محبت بھی پروان چڑھے۔ یہ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے زمین میں قوت نمو رکھی ہے اور اس قانون سے انسان جو فائدہ اٹھاتا ہے وہ اور کسی چیز اور کسی قانون سے نہیں اٹھاتا اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان اور اس کے فرستادہ کی ان تحریکات کا تقاضا ہے کہ ہم ہر ایک انچ زمین کو استعمال کریں اور جہاں بھی درخت اگا سکیں اسے اپنا فرض سمجھیں۔

ماضی کے نمونے

مسلمانوں نے اپنے ابتدائی دور میں درختوں، پھلدار پودوں اور باغوں کے اگانے نیز زمین کو آباد کرنے اور اس کی سرسبزی بڑھانے کی طرف خاص توجہ دی۔ چنانچہ اسلامی تاریخ کے مطابق عرب اور اندلس میں اموی اور عباسی خاندانوں اور ہندوستان میں مغلیہ خاندان نے صدیوں تک حکومت کی اور اپنے دور حکومت میں کثرت سے باغات اگائے جن میں سے بعض اب تک ان کی یادگار کے طور پر محفوظ ہیں۔ ان چند اسلامی حکومتوں اور خاندانوں کا ذکر نمونۃً مشتے از خروارے کیا گیا ہے ورنہ اس ضمن میں بیسیوں اسلامی حکومتوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب مسلمانوں کا زوال ہونا شروع ہوا اور اس زمانہ میں صنعتی انقلاب آیا تو اس انقلاب کے نتیجہ میں بہت سی کلیں ایجاد ہوئیں اور انسان کی ضرورت کی بہت سی چیزیں ان کلوں کے ذریعہ بننے لگیں اور انسانی زندگی میں حیرت انگیز طور پر آرام اور آسانی پیدا ہو گئی تو انسان نے سمجھا کہ یہ چیزیں اس کو حقیقی آرام پہنچا سکتی ہیں اور اسے قدرت کی طرف سے مہیا کردہ درختوں، باغات اور سرسبزی کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن یہ اس کی خطرناک غلطی تھی۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد دنیا کو اب پتہ لگا ہے کہ کلوں کی ایجاد کے نتیجہ میں جو ملیں، کارخانے نیز کئی قسم کے ذرائع نقل و حمل اور دوسری چیزیں مثلاً گرین ہاؤسز وجود میں

> جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
> عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے
> ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
> اے طالبانِ دولت! ظلِ ہما یہی ہے
> دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
> تم پی لو اس کو یارو! آبِ بقا یہی ہے
> (درثمین)

آئے ان سے پیدا ہونے والے دھوئیں اور Waste Products (کارخانوں وغیرہ سے مصنوعات کے بعد بچنے والی زائد اشیاء) نے انسان کے لئے ہوا، پانی اور زمین جیسی ضروری چیزوں کو آہستہ آہستہ ناکارہ اور ناقابل استعمال بنانا شروع کر دیا ہے اور اس کے مقابل میں درخت جو ہوا کو پاک اور صاف کرتے تھے نیز بارش کا موجب بن کر اس کے لئے پاک و صاف پانی مہیا کرتے تھے ان کو ختم کر کے اس نے اپنے آپ کو ان دونوں چیزوں سے جو ہمارے لئے لابدی ہیں محروم کرنا شروع کر دیا ہے۔

یہ مسئلہ اب اتنا گھمبیر ہو گیا ہے کہ تمام حکومتوں بشمول عوامی اداروں کو اس کے حل کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی لیکن یہ مسئلہ منصوبہ بندی اور محنت کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے۔ دین حق کی تعلیم کا محور دو اصول ہیں یعنی انسان اپنے خالق و مالک خدا کی محبت کے لئے زندگی گزارے اور اس کے حصول کے لئے عبادت الٰہی کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا سے ہمدردی کرے اور ان کی مدد کے لئے ہر قربانی دے۔ آج ماحولیاتی آلودگی کا زیادہ تر اثر غرباء اور سوسائٹی کے نچلے پسے ہوئے طبقوں پر پڑتا ہے۔ مختلف قسم کی بیماریاں جو ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں ان سے غرباء ہی اکثر متاثر ہو رہے ہیں۔ گرمی جو زیادہ بڑھ رہی ہے وہ بھی انہیں ہی زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے موسموں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی بے وقت بارشیں شروع ہو جاتی ہیں اور موسم بھی بعض اوقات تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس سے بھی غریب زمیندار ہی زیادہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ شہروں میں کئی مقامات پر کارخانوں کی وجہ سے جو زہرناک اور بدبودار پانی اور دوسری اشیاء جمع ہو جاتی ہیں اس سے بھی اردگرد رہنے والے غرباء ہی متاثر ہوتے ہیں غرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے غرباء ہی اس عالمی آفت سے اکثر و بیشتر تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے امراء کا فرض ہے ہی غریبوں کو اپنے مفاد میں بھی اس جانب قدم اٹھانا چاہئے اور شجرکاری کے ذریعہ دنیا کو اس مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

اور کسی کے زیر احسان نہیں۔ اس کے تمام اخراجات احمدی چندوں سے پورے کرتے ہیں۔ اور اخراجات کا ایک بہت بڑا حصہ دماغی اور عملی خدمات کی شکل میں ہے جو رضاکارانہ طور پر احمدی پیش کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالیہ بشریٰ

مطالعہ تاریخ۔ مقصد اور افادیت

قرآن کریم فرماتا ہے کہ پہلے گذری ہوئی اقوام کے حالات اور افعال کا مطالعہ کرو۔ اس میں تمہارے لئے عبرت کا سامان ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ انسان ماضی کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے باوجود اس سے سبق نہیں سیکھتا اور انہی راہوں پر چلتا چلا جاتا ہے۔ وہ واقعات جو پہلے دنیا کے کسی کونے میں انفرادی رنگ رکھتے تھے آج وہ گلوبل ولیج کی وجہ سے عالمی رنگ اختیار کر گئے ہیں۔ اور عالمی تاریخ پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس لئے بظاہر چھوٹے چھوٹے واقعات ایک تاریخی تسلسل کا حصہ ہیں۔

ہمارا حال 'ماضی کا آئینہ دار ہے۔ اگر ہم ماضی کے واقعات کے متعلق کافی معلومات حاصل کر لیں۔ دیگر الفاظ میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے حقائق کا بغور جائزہ لیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ وہ محرکات معلوم کر لئے گئے ہیں۔ جن کے باعث وہ واقعات عمل میں آئے اگر ہم ماضی اور حال کے حقائق کا ادراک کر کے ان کی روشنی میں مستقبل کے بارے میں کوئی مفروضہ قائم کریں تو یہ مستقبل کی طرف ایک روشن تر قدم ہو گا۔ ایسی تاریخ مستقبل کے لئے مشعل راہ ثابت ہو گی۔

تاریخ حقیقت میں انسان کو سبق سکھانے کے لئے ایک بہت بھاری عنصر ہے۔ اگر تاریخ کو بحر علم سے خارج کر دیا جائے تو پھر علم کی کوئی ایسی شاخ نظر نہیں آتی۔ جو اس کے متبادل ہمہ گیر معلومات سے بہرہ مند کر سکے۔ نتیجۃً انسانی ذہنیت دیوالیہ ہو جائے گی۔ دوسرے الفاظ میں ہم ذاتی تجربات سے دوسروں کے بارے میں نہایت قلیل اور کبھی کبھی غلط نظریات بھی قائم کر لیتے ہیں لیکن تاریخ سے مختصر وقفے میں چھوٹی سی عمر میں ابن آدم کی صدیوں کی طویل معاشرتی' تہذیبی' سیاسی معلومات سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اگر تاریخ کو معلومات کے ریکارڈ سے خارج کر دیا جائے تو علم بے بنیاد ہو کر رہ جائے گا پھر وہ علم کس قدر بے کیف ہو گا۔ ایک ایسے درخت کی مانند جس کی نہ تو کوئی جڑ ہو گی۔ اور نہ ہی پھل جو ہوا کے معمولی جھونکے سے زمین پر آ گرے گا۔

دانشوروں کا خیال ہے کہ تاریخ انسان کی تینوں طریقوں سے خدمت کرتی ہے۔ مثلاً

1- پرجوش افراد کی

2- قدامت پسند افراد کی۔

3- رجعت پسند افراد کی

1- پرجوش افراد کی:-

طاقتور انسان کے لئے مطالعہ تاریخ اس لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے انہیں رہنمائی ہمت و حوصلہ اور مثالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی روشنی میں وہ آگے بڑھ سکے۔ للذا مطالعہ تاریخ سے اسے یہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔ اسے احساس پیدا ہوتا ہے کہ اگر عظیم کارنامے ماضی میں انجام دیئے جا سکتے تھے تو اب بھی ایسا کرنا ناممکن نہیں۔

2- مطالعہ تاریخ رجعت پسند افراد کے لئے اس لئے ضروری ہے کہ یہ لوگ ہر وقت روایتی قدیم زمانہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی خیالی دور کی خوشحالیوں کا ذکر بڑی حسرت سے کرتے ہیں اور معاشرہ قدیم کی مردہ اقدار کو پھر زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ ذہنی طور پر ماضی مرحوم کے معاشرے میں رہتے ہیں۔ عام طور پر مذہبی لوگ یا بڑے لوگ اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

3- مطالعہ تاریخ قدامت پسند افراد کے لئے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ لوگ رجعت پسندوں کی نسبت ذرا معقول اور حقائق کی دنیا سے قریب ہوتے ہیں۔ یہ ماضی بعید کو مرکز توجہ نہیں بناتے۔ بلکہ ماضی قریب سے اپنا تعلق رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ معاشرتی اقدار جیسے تیسے موجود ہیں۔ قائم رکھی جاتیں۔ ان میں تبدیلی کے لئے خود کوشش نہ کی جائے۔ زمانہ کے ساتھ آہستہ آہستہ خود تبدیلیاں ہوتی چلی جائیں گی۔ اس طبقہ میں عموماً تعلیم یافتہ' جاگیردار' زمیندار' اور پرانے خاندان کے لوگ جنہیں رسوم و روایات سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ یا ادھیڑ عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ معاشرتی اقدار میں کوئی تبدیلی پیدا ہو۔

4- مطالعہ تاریخ آزاد خیال افراد کے نزدیک اس لئے اہم ہے۔ کہ وہ ماضی کے ورثہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں روایات کے دشمن نہیں ہوتے بلکہ ان کو اچھا سمجھتے ہیں مگر ماضی کے ساتھ بالکل چمٹے رہنا بھی پسند نہیں کرتے۔ ترقی کی نئی راہیں خود تجویز کرتے ہیں۔ لیکن ماضی کے تجربات کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ روشن خیال اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ ان میں پختہ عمر کے جوان شامل ہوتے ہیں۔

5- مطالعہ تاریخ کی اہمیت ترقی پسندوں کے نزدیک بھی کافی قدر و قیمت رکھتی ہے۔ اگرچہ رجعت پسندوں کی طرح یہ بھی انتہا پسند ہوتے ہیں۔ رجعت پسند اگر ماضی کی طرف حسرت سے دیکھتے ہیں۔ تو ترقی پسندوں کی نگاہ مستقبل پر کہیں بہت دور ہوتی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ انہیں اپنی پچھلی روایات سے نفرت ہوتی ہے۔ وہ ماضی کی غلطیوں کا مستقبل میں بالکل اعادہ نہیں چاہتے۔

مختصر یہ کہ تاریخ کا مطالعہ ہر پہلو سے مفید ہے۔ دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی۔ ہاں نیت نیک ہو اور خواہش اصلاح کی ہو تو یہ مطالعہ بے حد بابرکت ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[illegible]

نور الٰہی ملک

ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

کاش مَیں مٹی ہوتا

قارئین اس عنوان کو پڑھ کر یقیناً یہ اندازہ لگائیں گے کہ راقم الحروف کسی مایوسی کا شکار ہے یا عجز و انکساری کی تمنا لئے ہوئے ہے۔ مؤخر الذکر خواہش تو ہر ذی شعور انسان کو ہو گی تاہم اس تحریر میں کوئی تأسف زیست ملحوظ نہیں ہے۔ منکرین ہدایت تو عذاب کو سامنے دیکھ کر مٹی ہونے کی خواہش کریں گے تاکہ عذاب کی سختی کو محسوس نہ کریں لیکن عباد الرحمان کی یہ خواہش اس رنگ میں ہو گی کہ جس طرح مٹی عذاب و ثواب کے بغیر اپنے خالق کی تفویض کردہ ذمہ داریوں کو تواتر سے نباہ رہی ہے اس طرح ان کو بھی اپنے اعمال کا ثواب ملے نہ عذاب۔ ان ہر دو باتوں سے ہٹ کر اس تحریر میں مٹی ہونے کی تمنا دراصل ان خصائل و شمائل کی خواہش ہے جو مٹی میں موجود ہیں۔ بادی النظر میں تو مٹی ایک بے قدر و قیمت چیز ہے اور اسے حقیر جانا جاتا ہے لیکن اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو مٹی خالق کائنات کا مخلوق کے فائدہ کے لئے ایک بے بہا اور انمول تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مٹی کو کلام اللہ میں مختلف نام دیئے ہیں۔ مثلاً تراب' طین صلصال' الثریٰ وغیرہ۔ یہ سب اسماء مٹی کی مختلف ہیئتوں اور خوبیوں کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔ ماہرین طبقات الارض کے نزدیک مٹی کی بہت ساری قسمیں ہیں۔ مثلاً گیری' گاچنی' چکنی مٹی وغیرہ۔ بجل ہونے کی صورت میں کھنگر' چاک' چونا وغیرہ اور یہ سب جدا جدا مصرف رکھتی ہیں۔ اس تحریر میں چکنی مٹی کے متعلق چند باتیں کہنا مقصود ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا مٹی کا سب سے اہم وصف بلا احساس عذاب و ثواب مخلوق کی خدمت میں لگے رہنا ہے۔ دوسرا وصف پانی سے یوں بہرہ مند ہونا ہے جیسے مردہ جی اٹھے جس طرح روحانی پانی سے روحانی مردے زندہ ہوتے ہیں اور پھر خوب پھولتے پھلتے ہیں اسی طرح مادی پانی تراب سے طین بنا دیتا ہے جس میں حیوانات اور نباتات کی زیست و بقا مضمر ہے۔ طرح طرح کی روئیدگی پیدا ہوتی ہے۔ بیلیں' پودے' درخت اگتے ہیں ان میں بعض ثمرور بعض خوشبودار اور بعض غلہ و چارہ بنتے ہیں جن کو ہر شخص جانتا اور پہچانتا ہے۔ مٹی گویا مخلوق ارضی کی ماں ہے جس کی کوکھ میں یہ سب پرورش پاتے ہیں مٹی کا تیسرا وصف اطاعت کا مادہ ہے آگ کی طرح نہیں کہ اس کو اگر موڑا جائے تو وقتی طور پر دب جائے لیکن جب چھوڑا جائے تو فوراً سرکش ہو جائے۔ مٹی کو جس شکل یا سانچے میں ڈالو اسی کی ہو کر رہ جاتی ہے۔ برتن' کھلونے' اینٹیں جو چاہو بنا لو وہیں کی ہو کر رہ جائے گی گویا وہ کہہ رہی ہو۔

بے عذر مڑ جاؤں گی تم نے جدھر موڑا مجھے

چکنی مٹی کی اک عجیب خوبی عمل تقطیر کو روکنا ہے۔ اور اس خوبی سے جھیلوں۔ تالابوں۔ دریاؤں اور سمندروں میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔ اگر یہ خوبی نہ ہوتی تو پانی تحت الثریٰ سے بھی کہیں اور چلا جاتا اور پھر زندگی معدوم ہو جاتی۔ یہ جو بڑے بڑے ڈیم بنائے جاتے ہیں ان کی جھیلوں کی تہہ میں چکنی مٹی بچھا دی جاتی ہے تاکہ پانی نیچے رس کر باہر نہ نکلے اور ذخیرہ ہو جائے۔ اور بعد میں مختلف فوائد حاصل کرنے کا موجب بنے۔ یہ کیفیت سمندروں کی اتھاہ گہرائیوں میں بھی موجود ہوتی ہے۔ جو پانی کو روکے رکھتی ہے اور سمندری جہازوں کی نقل و حرکت کو ممکن بناتی ہے۔

مٹی کی سطح پر ہی نعماء کا جال نہیں بچھایا گیا۔ بلکہ اس کے بطن میں بھی بے بہا خزانے رکھ دیئے گئے ہیں۔ کہیں معدنیات کی کانیں ہیں تو کہیں تیل کے کنوئیں اور کہیں گیس کے ذخائر۔ یوں سراب و صحرا نظر آنے والی مٹی کے نیچے زیست و آرام کے سامان مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ سمندر کے پیٹ میں سے منجملہ بہت سے فوائد کے بیش قیمت و مفید مونگے اور موتی حاصل ہوتے ہیں۔

پہاڑوں کی رنگینیاں بھی مٹی کی بدولت ہیں اور اس کے بدوں وہ صلداً یعنی چٹیل پتھر ہیں۔ جن پہاڑوں پر مٹی ہوتی ہے وہاں پھلوں اور میووں کے باغات اگتے ہیں۔

مٹی کی ایک خوبی یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز کو مردہ ہونے کے بعد اپنے دامن میں چھپا لیتی ہے۔ غلاظتوں کو بھی اس طرح ہضم کرتی ہے کہ پیداوار کی افزائش ہو۔ اور اس سے خوشبودار نباتات اُگے۔

غرضیکہ مخلوق ارضی کی تمام حوائج کو پورا کرنے کے سامان مٹی سے وابستہ کر دیئے گئے ہیں اور مٹی ہی سراسر زندگی ہے۔ اس تناظر میں کیوں نہ کہوں کہ کاش میں مٹی ہوتا۔

☆......☆......☆......☆

اعضاء کا عطیہ

مغربی ممالک میں 20 فیصد سے زائد لوگ ہمہ وقت جسمانی اعضاء کا عطیہ دینے پر تیار رہتے ہیں۔ ایک بھارتی اخبار کے مطابق برطانیہ میں گزشتہ سال 600 مختلف اعضاء کے عطیات اکٹھے کئے گئے جبکہ بھارت میں یہی شرح صرف 6 رہی ہے۔ جسمانی اعضاء پر تیار ہونے والے ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق ایشیا کے مقابلہ میں یورپ میں عطیہ دینے والے افراد باسانی دستیاب ہوتے ہیں۔ پادری یا کسی مذہبی سکالر کی ترغیب پر لوگ انسانی اعضاء کا عطیہ دینے پر جلدی تیار ہو جاتے ہیں۔ تیسری دنیا کے ممالک کو ٹرنسپلانٹیشن کے حوالہ سے اپنے قانونی سقم کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31690 میں سرفراز احمد چغتائی ولد محمد جمیل چغتائی قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سرفراز احمد چغتائی 6/1 زینت اسکوائر لیاقت آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل چغتائی والد موصی گواہ شد نمبر 2 خواجہ وجاہت احمد الاعظم اسکوائر کراچی۔

مسل نمبر 31691 میں مشتاق احمد ولد چوہدری عمر الدین قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھویوالی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان پختہ برقبہ 2 مرلہ مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ 4 راس بھینس اور 4 راس گائے مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ زمین واقع خورد پورہ برقبہ 10 ایکڑ مالیتی -/300000 روپے۔ اور زمین برقبہ 5 کنال واقع بھویوالی ضلع شیخوپورہ مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشتاق احمد ساکن بھویوالی P/O سچوال ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 عبد العزیز منگلا

وصیت نمبر 28942 گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم وصیت نمبر 17809۔

مسل نمبر 31692 میں طیب احمد منصور ولد داؤد احمد شاکر قوم بٹ کشمیری پیشہ طالب علمی عمر سوا بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طیب احمد منصور 297 ریڈ ہاؤسنگ کالونی ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 قاسم علی صدر جماعت احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 بشیر الدین محلہ گیارہ ضاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر 31693 میں نفیسہ افضل زوجہ محمد افضل بھٹی مربی سلسلہ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 18/R-B بھوڑو حال چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی -/-۔ 2۔ دو کانٹے وزنی 6 گرام سونا مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نفیسہ افضل چونڈہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 محمد افضل بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 28533 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منور احمد بھٹی بھوڑو چک 18/R-B شیخوپورہ۔

مسل نمبر 31694 میں محمد رفیع خاور ولد محمد شفیع قوم پسوال پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر نمبر 3 ضلع گجرات حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رفیع خاور طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 رائے نصیر احمد کھرل وصیت نمبر 28466 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر 27770۔

مسل نمبر 31695 میں حافظ کرامت اللہ ظفر ولد نذیر احمد شاد قوم جٹ وسیر پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/3 دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 10 مرلہ جس کے وارث والدہ صاحبہ 2 بھائی اور 2 بہنیں ہیں جس کی تقسیم ابھی نہیں ہوئی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ کرامت اللہ ظفر 10/3 دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود وصیت نمبر 29859 گواہ شد نمبر 2 مقبول احمد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔

عزیزہ فوزیہ مبشر گھمن صاحبہ بنت مکرم میاں مبشر احمد گھمن صاحب کا رسولی کا اپریشن 98-7-25 کو اتفاق ہسپتال لاہور میں ہو گا۔ احباب جماعت سے عزیزہ کے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ کی اہلیہ صاحبہ بوجہ شوگر علیل ہیں۔

○ مکرم نور احمد صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ بلڈ پریشر اور سر درد کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اب انتظامیہ ہسپتال کی ہدایت کے مطابق عزیز فاطمہ ٹرسٹ فیصل آباد بھجوایا گیا ہے۔

○ محترمہ نسیم بی بی صاحبہ بنت مقصود احمد جٹ طاہر آباد ربوہ ایک پیچیدہ اپریشن کی غرض سے سی۔ ایم۔ ایچ ہسپتال سرگودھا میں داخل ہیں۔

○ مکرم مرزا محمد اکرم صاحب دار العلوم غربی ربوہ کے بھائی محترم مرزا شرف الدین صاحب اشرف آف فیصل آباد شدید بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے مرض میں کمی نہیں ہو رہی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نعم البدل

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا بیٹا عزیز ہمایوں نعیم بھٹی مورخہ 98-7-21 بروز منگل شام ساڑھے چھ بجے بعمر تقریباً دو ماہ وفات پا گیا۔ جو مکرم حسن دین بھٹی صاحب دار النصر غربی کا پوتا تھا۔ قبل ازیں بھی ان کا بیٹا قریباً اسی عمر میں وفات پا گیا تھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر وقف جدید 23/15 دار الیمن شرقی ربوہ کے بیٹے مکرم رضوان احمد ملک کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد محض اپنے فضل سے جرمنی میں مورخہ 15۔ جولائی 1998ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام فیضان احمد ملک تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

عزیز نومولود مکرم ملک محمد عظیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ حال زعیم انصار اللہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کا پڑپوتا اور مکرم ملک منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف کلر سیداں ضلع راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند، والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

○ ونگ کمانڈر مکرم امجد احمد صاحب PAF سرگودھا کو مورخہ 3۔ جولائی 98ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام "ماہدہ امجد" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری غلام محمد پرویز صاحب گنج مغلپورہ لاہور کی پوتی اور اور مکرم چوہدری محمد یحییٰ مقبول صاحب جھنگ شہر کی نواسی ہے۔

بچی کی صحت، درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 24۔جولائی۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
25۔جولائی غروب آفتاب 13-7
26۔جولائی طلوع آفتاب 17-5

عالمی خبریں

ایران نے دور مار میزائیل کا کامیاب تجربہ کرلیا ہے۔ امریکی حکام نے بھی تصدیق کردی ہے۔ بدھ کی صبح جاسوس سٹیلائٹ نے سراغ لگالیا۔ پورا اسرائیل اور کچھ روسی علاقہ ۲ نشانے کی زد میں آ سکتا ہے۔

سابق بھارتی وزیراعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ جنگی جنون خطرناک ہے۔ ہم نے خود بھاری نقصان کا سودا کرلیا ہے۔

یونان میں 30 ہزار پاکستانیوں کو قانونی حیثیت مل گئی ہے۔ ان کو یونان کا وائٹ کارڈ دے دیا گیا ہے۔

ایران کے صدر خاتمی کے حامی میئر قرباشی کو 5 برس قید 20 سال تک سیاست کرنے پر پابندی کی سزا سنادی گئی ہے۔ ان پر بظاہر سرکاری رقوم کی خورد برد کا مقدمہ ہے۔ انہوں نے گزشتہ برس عام انتخابات میں صدر خاتمی کی کامیابی کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا تھا۔ ان کو سزا ہونے کو صدر خاتمی کے مخالفین علماء کی کامیابی قرار دیا جارہا ہے۔

امریکی ایوان نمائندگان نے چین کو پھر ایک برس کے لئے ترجیحی ملک قرار دے دیا۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ چین کے ساتھ مضبوط رابطوں کے ذریعے ہی امریکی مفادات کا بہترین تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے قرارداد کی تائید کی۔

چیچنیا کے صدر پر قاتلانہ حملہ میں ان کا محافظ ہلاک ہو گیا۔ اور بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی۔ گاڑی بلٹ پروف ہونے کی وجہ سے صدر کو معمولی خراشیں آئیں۔ چار دیگر محافظ شدید زخمی ہو گئے۔ صدر ارسلان مخادوف نے حملے کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے ناکام حملے کی اس سازش کے پیچھے متعدد ملکوں کی خفیہ ایجنسیوں کا ہاتھ ہے۔

سربوں نے کسوو و کے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے سرحد پر بارودی سرنگیں بچھادیں۔ بیس ہزار کے قصبے میں اب صرف دو ہزار افراد باقی رہ گئے ہیں۔

بھارت میں میڈیکل ورکروں کی مسلسل ہڑتال سے صورت حال سنگین ہو گئی۔

مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگ پھٹنے سے 9۔ بھارتی فوجی ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

امریکی نمائندہ نائب وزیر خارجہ سٹرب ٹالبوٹ پاکستان کے ساتھ بات چیت کے بعد مایوس واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا۔ تاہم یہ طے پایا ہے کہ دونوں ممالک اگست میں دوبارہ بات چیت کریں گے۔

پاکستان کا موقف یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرایا جائے۔ قومی سلامتی کے لئے جاپان جیسی گارنٹی دی جائے تو ہم ایٹمی معاہدوں پر دستخط کردیں گے۔

امریکہ نے صدر کلنٹن کے پاکستان کے دورہ کو سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے مشروط قرار دے دیا ہے۔ مسٹر ٹالبوٹ نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ بالآخر پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے گا۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے۔ اگر ڈیڈ لاک ہوتا تو ٹالبوٹ اپنے قیام میں توسیع نہ کرتے۔ مذاکرات میں جو بھی فیصلے ہوں ضروری نہیں کہ ان کا اعلان بھی کیا جائے۔

امریکی حمایت کے باوجود پاکستان کو اگلے ماہ بھی آئی ایم ایف سے قرضہ ملنے کا امکان نہیں۔ آئی ایم ایف کے ایک ترجمان نے کہا کہ ہمیں سات صنعتی ممالک، عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی رائے حاصل کرنی ہے۔ اس کے بعد پاکستان کا اقتصادی جائزہ حاصل کرنے کے لئے ٹیم بھیجی جائے گی۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کی امداد معطل کردی ہے۔ پرانا معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔ 226 ملین ڈالر کی قسط نہیں ملے گی۔ کڑی شرائط پر نئے سرے سے مذاکرات ہوں گے۔

ایمرجنسی کے نفاذ کو چیلنج کرنے کے لئے رٹ درخواست کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ایمرجنسی نے زندگی معطل کردی ہے۔ کیا ہم آنکھیں بند کرلیں۔ صوبوں کے معاملات میں مداخلت اور بنیادی حقوق کی معطلی حکومت کی منشاء نہیں تھی تو ایمرجنسی کے نفاذ کیا جواز رہ جاتا ہے۔ فاضل عدالت نے کہا کہ اگر صدارتی حکم کے بعد کوئی رٹ درخواست نہیں سن سکتے تو سپریم کورٹ میں ؛ زیراعظم نواز شریف کی حکومت کی بحالی کا مقدمہ بھی نہیں بنتا آپ نے سابق دور میں ایمرجنسی کو چیلنج کیا اب آپ عدالت کے دائرہ کار کو ہی چیلنج کر رہے ہیں۔؟

سندھ اسمبلی میں پیپلزپارٹی نے ہنگامہ بپا کردیا۔ سپیکر جن کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہو چکی ہے، کی صدارت پر اعتراض کیا اس پر سپیکر نے پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا اور صدارت چھوڑ کر اپنے چیمبر میں چلے گئے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں 26۔ جولائی کو واپس آجاؤں گی۔ حکومتی ذرائع نے کہا ہے کہ بے نظیر کی گرفتاری کے عدالتی احکامات پر عمل درآمد ہو گا۔ تاہم قانونی ماہرین کا خیال ہے کہ اگر محترمہ 27 سے قبل پیش ہونے کی یقین دہانی کرادیں تو عدالت وارنٹ واپس بھی لے سکتی ہے۔

سرگودھا بورڈ کے میٹرک کے رزلٹ میں، ناکام امیدواروں کا تناسب 60 فیصد رہا۔

شمالی پنجاب میں بارشیں اور سندھ میں گرمی اور حبس ہے۔

سینیٹر آصف زرداری کو جیل میں اے گریڈ سہولتیں ملنے کے بعد ائر کنڈیشنر، فریج اور مائیکرو ویواوون دے دیا گیا ہے۔

تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ اگر میں قومی حکومت کا وزیراعظم بنا تو ملک کی تقدیر بدل دوں گا۔

سینیٹر سیف الرحمٰن نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد لگژری کاروں کی درآمد کا ثبوت لے آئیں تو میرا استعفیٰ لے جائیں۔

روپے کی قیمت میں 75 پیسے مزید کمی ہو گئی ڈالر 57.75 روپے کا ہو گیا۔

فرحت علی جیولرز اینڈ نزری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پسر پرائیٹرز، غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

چھوٹا قد۔ موٹاپا۔ کمزوری کیلئے کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے

Atrophy Cure	25/-	جزوی سوکھاپن کیور
Body Building Course	175/-	تعمیر بدن کورس
Dwarfishness Course	150/-	چھوٹا قد کورس
Emaciation Cure	25/-	کمزوری جسم کیور
Enlarged Abdomen C.	25/-	بڑا پیٹ کیور
Exostosis Cure	25/-	بڑھی ہڈی کیور
Marasmus Course	80/-	سوکھا مسان کورس
Obesity Course	140/-	موٹاپا کورس

ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ۔ فون کلینک 211054/771
آفس 213136 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

For Genuine TOYOTA Parts
AL.FURQAN MOTORS (PVT) Limited
Al.Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone 021-7724606-7-9
47- TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI
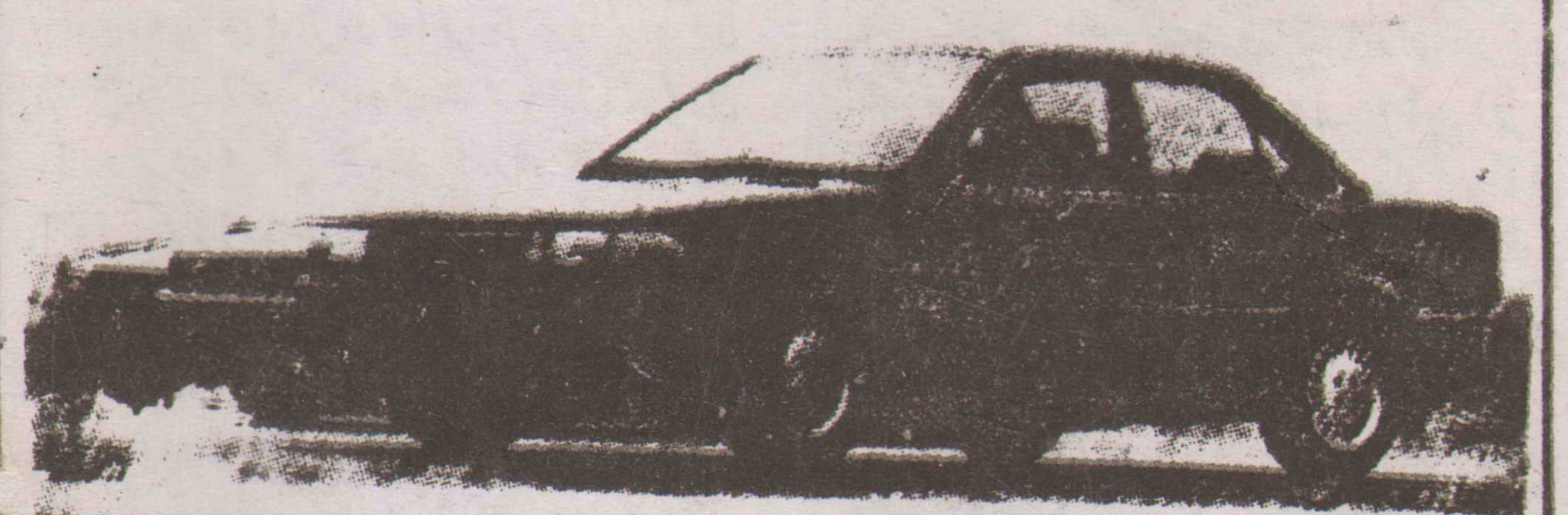
TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون : 021-7724606 7724607-7724609